بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز مولانا راشد الحق سمیع

جنرل میک کرسٹل کی برطرفی
افغانستان میں امریکی شکست کا واضح اعلان

توقعات اور تجزیوں کے عین مطابق مجاہدین اور شہداء کی سرزمین افغانستان میں تیسری بڑی سپر پاور کی قبر کیلئے کتبہ لکھا جاچکا ہے اور عنقریب مجاہدین اسلام 'روس' برطانیہ کے تکبر و نخوت کی بوسیدہ قبروں کے ساتھ امریکہ کیلئے نئی کھودی گئی قبر پر بھی یہ کتبہ لگانے والے ہیں (ان شاء اللہ) اس وقت امریکی سامراج شکست وریخت کے تاریخی عمل سے گزر رہا ہے اور اسکا آسمان کو چھوتا تکبر افغانستان کے پہاڑوں اور ریگزاروں میں دھنستا چلا جارہا ہے۔ اسی لئے تو ۲۰۰۱ء میں روسی جرنیل گروموف نے افغانستان میں امریکہ کی آمد پر اپنی خوشی کا اظہار کیا تھا کہ ''امریکیوں نے افغانستان پر حملہ کرنے سے پہلے افغانستان میں ہماری جنگ کے نتائج دیکھ لئے ہوتے تو وہ یہاں پر آنے سے پہلے ہزار بار سوچتے لیکن اچھا ہوا کہ وہ بھی ہماری طرح آ گئے۔ ہم نے جو مزہ چکھا ہے اب اس سے امریکی بھی لطف اندوز ہوں گے'' مطلب یہ ہے کہ جو کام روس جیسی بڑی پاور نہ کرسکا تھا وہ پھٹے پرانے' سادہ لوح لیکن بہادر' غیور افغانیوں' اور نہتے مولویوں اور طالبان کے ہاتھوں ہوتا نظر آ رہا ہے۔ امریکہ نے آج سے نو برس قبل بڑی رعونت اور طمطراق کیساتھ افغانستان پر ہلہ بول دیا تھا اور اسکے ساتھ اس کی دم چھلہ نیٹو کی افواج بھی تھی کہ بس کچھ ہی دنوں میں افغانستان میں فتح کے جھنڈے گاڑھیں جائیں گے لیکن آج نو برس کی طویل جنگ کے بعد اسکی تمام تر رعونت' عظیم جنگی ساز و سامان' نئے آلات حرب اور دنیا کی بہترین جدید ٹیکنالوجی فرعون کے لاؤ لشکر کی طرح افغانستان کے ندی نالوں میں کیڑے مکوڑوں کی طرح غرقاب ہو رہی ہے۔ اس تلخ حقیقت کا ادراک امریکہ کو افغانستان آمد کے فوراً بعد ہی ہو چلا تھا لیکن وہ اپنا بھرم چپ رہ کر قائم رکھنا چاہتا تھا لیکن خود اسکے امریکی اور نیٹو افواج کے چیف جنرل اسٹینلے میک کرسٹل نے ساری دنیا کے سامنے ایک انٹرویو میں افغانستان میں امریکہ کی واضح شکست کا اعلان کر دیا ہے۔ جنرل کرسٹل نے واضح الفاظ میں یہ حقیقت زبان سے آشکارا کر دی ہے کہ یہ جنگ لاحاصل ہے اس کا اختتام امریکیوں کے حق میں بالکل اچھا نہیں ہوگا۔ افغانستان کے زمینی حقائق ہماری سوچ اور تمام تجزیوں کے بالکل برعکس ہیں۔ اس اعلان سے امریکی صدر اوبامہ کے قصرِ اقتدار پر زلزلہ طاری ہو گیا ہے یہ وہ باراک اوبامہ ہے جس نے صدارتی الیکشن تبدیلی کے نام پر جیتا تھا۔ کیونکہ اس کو یہ حقیقت معلوم تھی کہ امریکی عوام کبھی بھی جنگ نہیں چاہتے اور خصوصاً افغانستان کی لاحاصل جنگ سے تو انہیں ابتدا ہی سے نفرت ہے۔ اسی لئے امریکیوں نے بُش کو مسترد کر کے ایک سیاہ فام شخص منتخب کیا کہ وہ عراق اور افغانستان سے فوجیں بلا کر امریکہ کو ایک پرامن ملک کے طور پر دنیا اور خصوصاً مسلمانوں کیلئے ایک دوست ملک کے طور پر منوائے۔ لیکن یہ تبدیلی

بھی کارگر ثابت نہ ہوئی اور باراک اوبامہ اپنے پیشرو ظالم بُش کی پرانی ڈگر پر چل رہا ہے اور مسلسل امریکی عوام کو یہ دھوکہ دے رہا ہے کہ افغانستان عنقریب ہی طالبان سے صاف کردیا جائیگا لیکن اسکا سارا کھیل تماشے کا بھانڈا امریکی افواج کے سربراہ جنرل میک کرسٹل نے بیچ چوراہے میں پھوڑ دیا اور اسکے ساتھ ساتھ پینٹا گون اور وائٹ ہاؤس کے اختلافات بھی سامنے آرہے ہیں۔اسی لئے امریکہ اپنی خفت مٹانے اور مدد کیلئے اعلانیہ اور خفیہ طور پر پاکستان اور سعودی عرب کو پکار رہا ہے کہ ہمیں افغانستان کی دلدل سے باعزت طور پر نکالا جائے کہ ہماری شکست دنیا پر کسی طور پر واضح نہ ہو کیونکہ اس وقت امریکہ میں داخلی طور پر بھی افغانستان کی جنگ کے مسئلہ پر شدید تنقید ہو رہی ہے اور دوسری جانب نیٹو اور امریکہ کے اتحادی بھی مزید لاحاصل جنگ کرنے سے کترانے کی کوشش کررہے ہیں۔یہ وہ منظر ہے جب ڈاکو اور چور ناکام ہوکر آخر میں خود ایک دوسرے کیساتھ لڑنا شروع کردیتے ہیں اور آخر میں انکا مقدر صرف ناکامی اور شکست ورسوائی ہوتا ہے ___ ۲۰۱۰ء کا سال امریکیوں کیلئے بہت بھاری ثابت ہوا ہے۔اس سال ان کا جانی نقصان ماضی سے کئی گنا زیادہ ہو رہا ہے۔صرف جون کے مہینے میں اسی (۸۰) کے قریب امریکی اور نیٹو کے فوجی نہتے طالبان کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔(جبکہ مصدقہ اطلاعات کے مطابق اصلی تعداد سینکڑوں میں ہے) یہ گویا نئے امریکی جرنیل پیٹریاس کو طالبان نے سلامی اور تحفے دیئے ہیں۔نئے جرنیل جو کہ افغانستان میں افواج کے سربراہ ہیں' نے اپنی آمد کے فوراً بعد یہ اعلان کردیا ہے کہ ''افغان جنگ جیتنا آسان کام نہیں۔ہمیں یعنی اتحادیوں کو بھرپور ''اتحاد'' کا مظاہرہ کرنا ہوگا تب ہی ہمیں کچھ کامیابیاں مل سکتی ہیں۔'' جرنیل پیٹریاس کا بیان بھی اس بات کی غمازی کررہا ہے کہ شکست و ریخت کا عمل اب اپنے اختتامی انجام کو پہنچنے والا ہے اور محض افراد اور جرنیلوں کی تبدیلی امریکی شکست کا راستہ نہیں روک سکتی بلکہ اب امریکیوں کو کھل کر طالبان کیساتھ مذاکرات کرنے چاہیئں ورنہ امریکہ کا افغانستان میں انجام ویت نام کی جنگ سے بھی زیادہ خطرناک اور بھیانک ہوسکتا ہے۔اس کیساتھ ساتھ اب پاکستان کو بھی ہوش کے ناخن لینے چاہیئں اور اپنی گردن سے طوق غلامی کو پھینک دینا چاہیے کیونکہ اب مستقبل قریب میں امریکہ افغانستان سے بھاگنے والا ہے۔ پاکستان اور افغانستان چونکہ پڑوسی ہیں اور پڑوسی کبھی تبدیل نہیں ہوسکتے۔پھر پاکستان کے داخلی استحکام اور امن وامان کا تعلق بھی افغانستان کے امن وامان کے ساتھ وابستہ ہے اور خصوصاً پاکستان کے تمام تر مفادات افغانستان اور خصوصاً پختونوں کیساتھ وابستہ ہیں۔اگر آج پاکستان امریکہ کا مزید ساتھ دینے سے انکار کردے تو افغانستان سے امریکی افواج کے بھاگنے میں مہینے اور سال نہیں بلکہ کچھ ہفتے لگ سکتے ہیں۔لیکن اس کیلئے ایمان اور ملی حمیت چاہیے جو کہ بدقسمتی سے ہمارے مفلس اور قلاش حکمرانوں کے پاس نہیں۔بہرحال امریکہ افغانستان کی ایسی کالی سرنگ میں پھنس چکا ہے جسکی دوسری جانب اس کیلئے کوئی راستہ' کوئی روشنی اور کوئی امید باقی بچی نہیں۔اب مجاہدین اور مسلمان اپنے حصے کی رات بتا چکے ہیں اب تھوڑی ہی دیر میں ''صبح صادق'' طلوع ہونے والی ہے۔انشاء اللہ ۔

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے